سوال

(227) بینک ملازم کا کھانا پینا جو بظاہر صوم وصلاۃ کا پابند ہو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعودیہ سے محمد عاصم لکھتے ہیں۔ کہ ایک بینک کا ملازم بظاہر صوم وصلواۃ کا پابند ہے۔ ایسے بینک ملازم کے گھر کھانا پینا شرعاً کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ سود نہ صرف ناپسندیدہ عمل اور حرام کام ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت کے دائرہ میں سودی کاروبار ایک فوجداری جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کاروبار نہ چھوڑنے والوں کے خلاف اعلان جنگ کیاہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔ ''اگر تم اس (سودی کاروبار) سے باز نہ آئے تو آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔''(2/البقرہ:279)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔۔ ''کہ سود کھانے کھلانے لکھنے اور اس کی گواہی دینے والا ملعون ہے۔'' (صحیح مسلم)

لہذا سودی کاروبار حرام اور اس کی ملازمت بھی ناجائز ہے۔ پھر عبادت کی قبولیت کے لئے اکل حلال ایک بنیادی شرط ہے حرام کھانے سے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ لہذا جب بینک کی ملازمت ناجائز اور حرام ہے۔ تو اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ ایک بندہ مومن کو اختیاری حالات میں اس کا استعمال درست نہیں بالخصوص ایک داعی اسلام کو تو اس سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ دعوتی نقطہ نظر سے ایسے انسان کی دعوت قبول کرنے میں گنجائش ہے بشرط یہ کہ بینک ملازم کو اسکے انجام بد سے خبر دار کرنے کی نیت ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوتوں کو بعض اوقات قبول کیا ہے لیکن دعوتی نقطہ سے ہٹ کر از خود سودخوار کے گھر کھانا جائز نہیں ہے۔ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ اسکے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو یا سودخوار کسی اور زرائع سے دعوت کا اہتمام کرتا ہے تو امید ہے کہ اللہ کے ہاں اس قسم کی دعوت قبول کر لینے میں مواخذہ نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:261